السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز ہے؟ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے یہ کافروں کا فعل ہے کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ورایت کوتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ قوم کے کوڑا کرکٹ پھینکنے والے پر آئے اور کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا ارادہ کیا میں آپ سے دور ہٹ گیا تو فرمایا قریب آ۔ میں صحیح حدیث سے ثابت ہے حذیفہ قریب ہوکر آپ کے قدموں کے پاس کھڑا ہوگیا (فارغ ہوکر) آپ ﷺ نے وضوء کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

(بخاری (1 36) مسلم (1 132) ابوداؤد (1 4) احمد (4 5-246 394-283

کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا اس کی سند صحیح ہے بھی عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر امام مالک

رویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور مسجد میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے نہیں مؤطا (1 50) بخاری مسلم نے رویت کیا ہے۔ جیسے المشکوة (1 52) میں ہے انس الاشراف'' میں کہتے ہیں: ''علماء نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے 'عمر بن'' نے شرح صحیح مسلم (1 133) میں کہا ہے کہ منذر روکا اگر ایسا ہوتا تو یہ جگہ بیان کی تھی۔ امام نووی اور ابراہیم بن شعبی نے بھی اسی طرح کیا۔ جبکہ ابن مسعود سے بھی مروی ہے ابن سیریں اور عروہ بن زبیر ان سب نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ انس 'علی اور ابوہریرہ خطاب 'زید بن ثابت 'ابن عمر 'سہیل بن سعد اسے مکروہ سمجھتے ہیں ابراہیم بن سعد تو کھڑا ہوکر پیشاب کرنے والے کی گواہی جائز نہیں سمجھتے۔ سعد

کہتے ہیں بیٹھ کر پیشاب کرنا زیادہ محبوب ہے اور کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مباح ہے اور یہاں تیسرا قول یہ ہے کہ اگر کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے چھینٹے نہ پڑتے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ یہ قول امام مالک کا ہے۔ ابن منذر کی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''فائدہ: مؤلف نے اس حدیث سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی عدم کراہت پر دونوں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ شیخ البانی ارواء الغلیل (1 95) (رقم: 57) میں خذیفہ نے کہا ہے مقصود چھینٹوں سے بچنا ہے 'کھڑے ہونے 'بیٹھنے میں جس سے بھی یہ مقصد حاصل ہو وہی واجب ہے 'اس قاعدے کی رو سے کہ استدلال کیا ہے اور یہ حق ہے کیونکہ نہی میں کوئی چیز ثابت نہیں۔ جیسے حافظ ابن حجر وہ امر جس کے ساتھ واجب قائم ہوتا ہو وہ واجب ہے۔

تنبیہ: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مخالف نہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ جو بھی تمہیں یہ کہے کہ آپ ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو اس کی تصدیق مت کرو کیونکہ آپ ﷺ نے جب بھی پیشاب کیا بیٹھ کر کیا ہے 'نسائی 'ترمذی 'ابن ماجہ 'ابو عوانہ 'حاکم 'بیہقی 'احمد اور اسکی سند موافق شرط مسلم صحیح ہے جیسے کہ الصحیحة (1 345) (رقم: 20) میں ہے۔

کی حدیث میں تاویل کوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس لئے کھڑے ہوکر پیشاب کیا کہ آپ ﷺ کے میں کہتا ہوں: کہ ہر کوئی وہی بتا رہا ہے جو وہ جانتا ہے۔ تو جو جانتا ہے اس کی بات حجت ہے اس پر جو نہیں جانتا۔ اور جو حذیفہ گھٹنے کے جوڑ میں زخم تھا۔ جیسے کہ الخطابی نے معالم السنن (1 29) حاکم نے (1 182) بیہقی نے (1 101) میں روایت کیا ہے۔ تو یہ سند ضعیف ہے کیونکہ اسے روایت کرنے والا حماد بن غسان اکیلا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

سے موقوف صحیح ہے اور مرفوع نہیں۔ سے معلق روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بری عادت ہے 'یہ حدیث ابن مسعود اور وہ حدیث جسے امام ترمذی نے (1 9) میں ابن مسعود

نے التاریخ الکبیر (2 454) میں اور طبرانی نے اوسط میں کیا ہے اس کے لفظ یہ ہیں: ''چار کام کرنا بری عادت ہے۔ آدمی کھڑے جیسے بیہقی نے (2 285) میں 'ابن ابی شیبہ نے (1 124) میں۔ امام بخاری ہوکر پیشاب کرنا آدمی کا نماز پڑھنا اور لوگ آگے سے گزر رہے ہوں 'اور سترہ نہ ہو آدمی نماز میں ہو اور ماتھے پر لگی مٹی کو صاف کرنا اور مؤذن کی اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے اس کا پہلے ذکر شدہ احادیث کے ساتھ کوئی تعارض نہیں کیونکہ اس میں اسے ''الجفاء 'کہا ہے حرام نہیں کہا۔ اس کے علاوہ یہ اس کا قول ہے اور مخالفت کی صورت میں حجت نہیں ہے۔ تفصیل کے لیے مراجعہ کریں الارواء۔ اور جو حدیث ابن ماجہ نے (1 112) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھڑے کھڑے پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا 'اے عمر کھڑے ہوکر نہ کیا کریں۔ تو اس ترمذی (1 9) روایت کی ہے۔ اور اسی طرح مشکوة (1 43) میں ہے عمر بن خطاب کے بعد میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اسکی سند میں عبدالکریم ابن ابی المخارق محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

مثبت (ثابت کرنے والا) ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نفی کر رہی ہے اور مثبت (ثابت کرنے والا) نفی کرنے جیسے کہ امام ترمذی وغیرہ نے کہا ہے ثابت ہوا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز ہے کیونکہ حدیث حذیفہ والے پر مقدم ہے کیونکہ اس کے پاس زیادہ علم ہے تو دونوں کام جائز ہیں۔ پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا فرض ہے۔ جس صورت میں یہ واجب حاصل ہو جائے کرلینا چاہیے اس کے بعد بھی اگر کوئی کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھے تو اس کا قول ناقابل التفات ہے جیسے کہ امام شوکانی نے السیل الجرار (1 16) میں اسے مکروہ کہا ہے۔

اسی لیے صاحب السنن والبتد نے (ص :20-91) میں احادیث ذکر کرنے کے بعد کہا ہے ۔ ''فصل : اکثر لوگوں کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے پر انکار نا سمجھی اور جہالت ہے ۔ کبھی کہتے ہیں : یہودیوں کی طرح پیشاب کرتا ہے ۔ کبھی کہتے ہیں پاؤں اٹھا کر کتے کی طرح پیشاب کرتا ہے ۔ اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے اور اس کی تنصیص کرتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ حق پر ہے ۔ اور یہ باطل پر ہیں' وہ سنت پر ہے اور یہ بدعت جہالت پر ہیں ۔ ہاں پیشاب کرنے والے پر لوگوں سے ستر عورت کرنا چاہیے اور پیشاب کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کرے کہ وہ نرم ہو اور اسے چھینٹے نہ پڑیں' قبلہ رو ہو کر نہ بیٹھے اور ہوا کی طرف رخ کر کے نہ بیٹھے ۔ اگر وہ اسی طرح کرتا ہے اور لوگوں کو سمجھا بھی دیا ہے پھر بھی انکار پر مصر ہوں تو پرواہ نہ کرے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص304

محدث فتویٰ